عورت حیض کی حالت میں نذر و نیاز کا کھانا پکا سکتی ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت حیض کی حالت میں نیاز پکا سکتی ہے اور نیاز کو ہاتھ لگا سکتی ہے؟ نیز نیاز پر خود ختم دے سکتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض و نفاس کی حالت میں عورت جس طرح روزمرہ کا کھانا پکا سکتی ہے، اسی طرح نیاز بھی پکا سکتی ہے۔ یونہی نیاز کے پکے ہوئے کھانے کو ہاتھ لگانے یا تقسیم کرنے میں بھی کوئی حرج یا بے ادبی نہیں۔ البتہ اگر ایسی عورت نیاز پکانے، اُسے ہاتھ لگانے، تقسیم کرنے سے پہلے ادب کی خاطر وضو کرلے اور پھر یہ سارے کام کرے تو یہ مستحب عمل ہے کہ تعظیم و ادب جتنا زیادہ ہو، اتنا ہی اچھا ہے۔

باقی نیاز پر "ختم شریف" پڑھنے میں چونکہ سورۂ فاتحہ اور قرآنِ پاک کی مختلف آیات پڑھ کراُن کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے، جبکہ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن کریم کی تلاوت کرنا، ناجائز و حرام ہے، لہذا ایسی عورت نیاز پر خود ختم شریف نہیں پڑھ سکتی۔

حیض و نفاس والی عورت اپنے ہاتھوں سے نیاز پکا سکتی ہے، اُسے ہاتھ بھی لگا سکتی ہے، شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں، چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث مبارکہ ہے: "عن عائشة قالت: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ناولینی الخمرة من المسجد»، قالت فقلت: إني حائض، فقال: «إن حيضتك ليست في يدك»" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی اٹھا دو، فرماتی ہے کہ میں نے عرض کیا: میں حیض کی حالت میں ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 244، رقم الحدیث: 11-(298)، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث کی شرح میں امام ابو عمر ابن عبد البر مالکی علیہ الرحمۃ "الاستذکار" میں فرماتے ہیں: "وفيها دليل على أن كل عضو منها (ليست فيه الحيضة فهو في الطهارة بمعنى أنه يبقى على ما كان ذلك العضو عليه) قبل الحيضة و دل على أن الحيض لا حكم له في غير موضعه الذي أمرنا بالاجتناب له من أجله" ترجمہ: اور اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کے ہر اُس عضو کے بارے میں جس میں حیض کا خون نہیں ہوتا، وہ طہارت ہی پر رہتا ہے، یعنی وہ عضو حیض سے پہلے جس (پاکی کی) حالت میں تھا، اسی حالت پر باقی رہتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بیشک حیض کا حکم اس (مخصوص) جگہ میں جس کے سبب ہمیں اس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، کے علاوہ جسم کے کسی حصے پر نہیں۔ (الاستذکار، جلد 1، صفحہ 321، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا حیض والی عورت کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا نہ، اور اپنے ساتھ اس کو روٹی کھلانا جائز ہے یا نہ؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: "اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز، اُسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز۔ ان باتوں سے احتراز یہود و مجوس کا مسئلہ ہے۔ وقد كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم لأم المؤمنين الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وهى فى بيتها وهو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم معتكف فى المسجد لتغسله فتقول أنا حائض فيقول حيضتک ليست فى يدک۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر مبارک دُھلوانے کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب کرتے تھے اس وقت آپ گھر میں ہوتیں اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ وآلہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے اُم المومنین عرض کرتیں: میں حائضہ ہوں۔ آپ فرماتے: حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 4، صفحہ 355-356، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی جامعہ اشرفیہ میں ہے: "حیض کی حالت میں حائضہ عورت جس طریقے سے عام کھانا پکا سکتی ہے، اسی طریقہ سے نیاز فاتحہ کیلئے بھی کھانا شیرینی پکا سکتی ہے۔ حیض کی وجہ سے جو نجاست عورت پر طاری ہوتی ہے وہ حکمی ہے حقیقی نہیں، اس کا ظاہر جسم پاک اور صاف رہتا ہے اس کو حدیث میں فرمایا گیا: "إن حيضتك ليست في يدك" تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں۔ اس کا مفاد یہی ہے کہ ہاتھ پاک ہے تو جیسے ہاتھ پاک ہے اسی طرح اس کا سارا ظاہر جسم پاک ہے البتہ موضع نجاست خون لگنے سے ناپاک ہے پھر اگر اسے دھولیا جائے کہ خون زائل ہو جائے تو وہ بھی پاک (ہو جائے گی)"۔ (فتاویٰ جامعہ اشرفیہ، جلد 5، صفحہ 89، مجلس فقہی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)

حیض و نفاس والی عورت نیاز پکانے، اُسے ہاتھ لگانے، تقسیم کرنے سے پہلے وضو کرلے تو یہ مستحب عمل ہے، چنانچہ حدیث اور اس کی شرح ملاحظہ ہو۔ صحیح مسلم کی حدیث پاک ہے: ”عن أبي هريرة، أنه لقيه النبي صلى الله عليه وسلم في طريق من طرق المدينة، وهو جنب فانسل فذهب فاغتسل، فتفقده النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاءه قال: «أين كنت يا أبا هريرة» قال: يا رسول الله، لقيتني وأنا جنب فكرهت أن أجالسك حتى أغتسل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سبحان الله إن المؤمن لا ينجس“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے کسی راستے میں ملے، اور وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے، تو وہ آپ سے جدا ہو گئے اور وہاں سے چلے گئے اور غسل کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تلاش کیا، پھر جب وہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ تو فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ملے تھے تو اس وقت میں جنبی تھا، تو میں نے ناپسند سمجھا کہ میں اس حالت میں آپ کے پاس بیٹھوں، یہاں تک کہ میں غسل کرلوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، مؤمن نجس نہیں ہوتا۔ (صحیح مسلم، جلد1، صفحہ283، رقم الحدیث: 371، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ احمد بن علی بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ”فتح الباری شرح صحیح البخاری“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”وفي هذا الحديث استحباب الطهارة عند ملابسة الأمور المعظمة واستحباب احترام أهل الفضل وتوقيرهم ومصاحبتهم على أكمل الهيئات“ ترجمہ: اور اس حدیث میں تعظیم والے امور کے ساتھ ملابست (یعنی میل جول) کے وقت طہارت کا مستحب ہونا (ثابت ہوتا) ہے، اور اہل فضل کا احترام اور ان کی توقیر کرنے اور اچھی حالت و کیفیت کے ساتھ ان کی صحبت اختیار کرنے کا استحباب (ثابت ہوتا) ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ333، دار المعرفۃ، بیروت)

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کی تلاوت جائز نہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”ويمنع (قراءة قرآن) بقصده“ ملخصاً ترجمہ: حیض و نفاس کی حالت میں قصداً قرآن کی قراءت کرنا ممنوع ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد1، صفحہ535، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-916

تاریخ اجراء: 15ربیع الاٰخر1446ھ/09اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net